رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۸

REGISTERED NO. A.788



M.H. Khan Anvar

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی عمہ سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری خرچ ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپکے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب فرمائش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو ہفتہ کے اندر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں ورنہ بخیر فخیر بالسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا بھی فضول ہے۔

(۵) طالبانِ منت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انھیں لازم ہے کہ پانچ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کرالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف تہذیب ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو تحفہ نذر نیاز مند مینیجر خود نہیں بھیج سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب نہ ملا تو زیادہ تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانہ سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق ہونگے وہ شائع ہونگے اور ان کی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تضحیک ان میں نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انھیں بابت خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۳۶

مضامین

۲۹ر ستمبر ۱۹۲۸ء

بیا نصیبن بنام مسٹر چغتائی بی اے

(مورخہ ۲۲ر ستمبر ۱۹۲۸ء)

مرزا! تم نے جو باتیں اشارے سے بیان کی ہیں انہیں کنایہ میں بھی کہا جا سکتی ہیں۔ میں کہہ چکی ہوں کہ منہ کے ڈھکے بے پردگی ہو جانے اور جان بوجھ کے منہ کھلا رکھنے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ یا یہ کہ کوئی ایسا موقع آن پڑے جہاں منہ کھولنے پر انسان مجبور ہو۔ مگر خدا جانے تمہارا ذہن کیسا کُند ہے کہ بات یاد ہی نہیں رہتی۔ تم یہی رٹے جاتے ہو کہ ہاتھ منہ کھلنا بے پردگی ہرگز نہیں ہے۔ اگر یہ بے پردگی نہیں تو پھر کچھ بھی بے پردگی نہیں۔ ننگا پھرنا بھی بے پردگی نہیں۔ اور یہ باتیں کہ یورپ والیاں کرتی ہیں وہ بھی بے پردگی میں داخل نہیں ہیں۔ چہرے کے سوا اور کون سی چیز ہے جو کھلی اچھی ہے تو پردے رکھتے ہیں؟ خدا سمجھے بیہودہ مسلمان ناول نویسوں سے انہوں نے عورتوں کے گھر سے نکل جانے اور ماں باپ کی ناک کٹوانے کے بیہودہ قصے گھڑ ڈالے اور ہر ایک میں تعاقب بے پردگی کا ایک نیا عنوان قائم کیا ہے شوقیہ کہ وہ نے مکان کرایہ پر لیا۔ چھت پر چڑھا وہاں ایک عورت نہا کے بال سکھا رہی تھی چلیے عشق ہو گیا۔ آگ کی ورگ بجھانے لگے۔ ایک بیمار سا آدمی کسی عورت کے چیخنے کی آواز سن کے علیحدہ کوٹھری میں گھس پڑا چلیے اسی وقت سے دل کو لگی [illegible] راہ میں ڈول چلی جاتی تھی۔ ڈنڈا لوٹ گیا ساری گیند کی طرح سڑک پر کھری چلی۔ ایک کالج صاحب کی نیک چلنی کا پاؤں سواری کی صورت دیکھتے ہی پھسل گیا۔ ریل کی ٹکر کا سے ایک خواجہ [illegible]

تھی کسی نوجوان مسافر نے دیکھا اور دل کھو بیٹھے۔ یہ جاہلیت میں بھری لڑکا ماسٹ کی طرح چلے پھر دو کے رہ گیا۔ میں نے کسی قصے میں پڑھا تھا کہ کوئی [illegible] جنگل ہو کر آ بدست لے رہی تھی اور سامنے چھت پر سنتری پاسبان بیٹھا [illegible] کھڑے تھے۔ [illegible] عورت جو دیکھی تو پیشاب پیشاب ہو گئے۔ مطلب یہ کہ تمام قصوں میں عشق کی ابتدا بانسنہ کی خرافات ہوا اور ہاتھ دیکھنے سے ہوتی ہے بغیر دیدار کے کون کسی کو اچھا یا برا کہہ سکتا ہے۔ اب تم کہو گے کہ خالی ہاتھوں کے دیکھنے سے عشق نہیں ہوتا۔ اجی ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ معتصم کے خواہر [illegible] ابراہیم بن مہدی عباسی کی بہت مشہور حکایت ہے لکھتے ہیں کہ ابراہیم نے خلیفہ وقت پر چڑھائی کی اور شکست پا کر [illegible] ہونے کے بعد ایک دن کا ذکر ہے کہ یہ سیر کرنے نکلے۔ امیروں کے مزاج میں کچھ نہ کچھ [illegible] ضرور ہوتا ہے۔ صبح سے جو [illegible] کیا تو دوپہر ہو گئی۔ آفتاب اور پھر [illegible] جس کی وجہ سے [illegible] ہیں۔ خیر یہ بارے گرمی کے مارے [illegible] تھی۔ جاتے جاتے ایک بلند [illegible] کی دیوار کے نیچے پناہ لی۔ دیوار میں ایک کھڑکی تھی پٹ کھلے ہوئے تھے جو [illegible] ایک [illegible] لگا نازک ہاتھ نظر آیا۔ حضرت نے وہ نازک کلائی جو دیکھی تو طبیعت میں [illegible] آئی۔ عشق نے [illegible] دل لگا [illegible]۔ رسائی کی [illegible] پر مر گئے کہ وہ چار دروازے مکان کے پھاٹک میں جا گئے انہیں کے پیچھے یہ بھی ہو لیے۔ وہ سمجھے کہ [illegible] کے یہ بھی کوئی دوست ہوں گے انہوں نے [illegible] اب سنیے کہ وہاں تھی [illegible] گر صاحب مکان ایک باعزت آدمی تھا انکو دیکھ کے [illegible] پیش آیا۔ باتیں ہونے لگیں پھر دستر خوان بچھا اسکے بعد رنگ شروع ہوا۔ [illegible] کی آواز [illegible] اٹھے [illegible] سے کرنے چلی گئی انہوں نے جلدی جلدی نماز پڑھی اور سب محفل والوں سے پہلے

سلام پھیر کے محفل میں آن بیٹھے عود کے تار چھیڑ کھونٹیاں مروڑ کے [illegible] اب جو گانے والی آئی اور سامنے عود پر ہاتھ مارا تو محفل روشن ہو گئی۔ ہر ایک سے پوچھا کہ یہ ساز کس نے چھیڑا تھا کوئی نہ بولا آخر گھر کا مالک انکے سامنے ہاتھ باندھ کے کھڑا ہوا اور کہا میرے جیسی ناشناس سامان یہ حرکت آپ ہی کی ہے مجھے معلوم ہوتا ہے کہ جناب گانے بجانے کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں [illegible] آپ نے عود کو خوب درست کیا اب التماس ہے کہ ہاتھ کے کرتب بھی دکھا دیجیے [illegible] کے ساتھ گانے والی [illegible] بھی [illegible] نازنین آپ کو میری جان کی قسم بجائیے [illegible] کہ ہنر دکھانے کا [illegible] اس فن میں کامل تھے ایسا بجائے کہ در و دیوار مست ہو گئے [illegible] نام پوچھا انہوں نے [illegible] بیان کی وہ سنتے ہی [illegible] ہو گیا۔ پہلے تو اس نے اپنی تمام لونڈیوں کو محفل میں بلا [illegible] کلائیاں

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible] ۱۹۲۸ء

[illegible]

بنام

[illegible]

[illegible]

مکان میں جب یہ نہ پہچان سکے تو اس نے کہا کہ پھر اس شخص کی دختر کہ اب کوئی دوست گھر میں نہیں ہے آپ اگر اس سے عقد کرنا چاہتے ہوں تو عقد کی غرض سے ماشاءاللہ میرا ابن امیر ہے جہاں تک خوبصورت ہے نیک مزاج ہے۔ غرض اسے بیاہ لیا۔ یہ کوئی دیکھنے کی بات ہے ... ہوا تو جب نصف شب ... اسے میں تو یہی ... کی ہم نے ... صاحب مکان خود ... کے انہوں نے دلہن رخصت کردی۔ بھیجا اور کے دن پھر سے ویسے کے مشغول کے پھر رہے۔

مرزا! سن لیا تم نے ایک قصہ جو میں نے سنایا۔ ایک مسلمان آدمی ہوشیار تھا اگر کچھ بیٹھا ... طبع ہوتا ہے ... رنگین مزاج ہوتے ہیں وہ جھگڑے بکھیڑے سے دور بھاگتے ہیں۔ جس راہ پر تم عورتوں کو لانا چاہتے ہو اگر وہ کھل گئی تو رنگین مزاجی بیل بھی پھیلے گی اور ایسے قصے روز سننے میں آئیں گے۔ عرب میں شریعت کا لحاظ ہے اور کسی بات میں تو مگر عورت کے معاملے میں آج تک کیا جاتا ہے۔ یہ ہندوستان ہے جہاں شریعت کی مخالفت ہر مسلمان کی گھٹی میں پڑی ہے تماشہ ہے ... سب ... عقد کی پروا کرتا ہے ... نکاح کی جگہ ... مسلمان ان باتوں کا لحاظ کرتے ہیں وہ بے وقوف سمجھے جاتے ہیں۔ یہاں ... پردہ اٹھ جانے کے بعد ... ہوگی کر دیجیے۔

مرزا: بھائی مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کی تمہیں فکر نہیں تمہیں اپنی قوم ہی نہیں کی کوشش کرو کہ ... ہو جائے ... نہیں صحیح کر ... ہیں جو مرضی کرتے ہیں۔ پھر کہتے ہیں ... ہوتا ہے ... حیثیت کچھ ... ہے ... کا مہر تھا میاں ... نکاح نامہ ... کرنے کی حالت میں شوہر صاحب جیلخانہ جاسکیں ... حاصل کر چکے ہوں۔

مرزا: ... عورتیں بعض سیاسی مشغلوں کے باعث ... مرجاتی ہیں۔ لوگ نصیحت کریں کہ ... عورت خاوند کی اطاعت فرض ہے ... کا کوئی حق نہیں ... یہ کہنے کی باتیں ہیں، یہ حقیقت ہندوستان کی رسمیں اختیار کرنے سے پیدا ہوئی ہے۔

مرزا: ... عورتوں کا ... شوہر صاحب کے ... پکڑ کے نکال دیتے ہیں ... کی ... اگر ... اس پر بھی ... ذریعہ سے مقرر کی جائے۔

مرزا: شریعت نے عورت کو اجازت دی ہے کہ وہ شوہر کا مال بے اجازت بھی صرف کرسکتی ہے۔ مگر بی بی کا مال بغیر اجازت میاں نہیں لے سکتے۔ جب ہے تو کسی شوہر کو ... جہیز کی پیٹی پر ... اور ... بی بی کا کلیجا ... ہے۔

میری جان مرزا۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ لوگ ... پر نگاہ ڈالنے والے کو بڑی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ دیکھو عرب کے ایک مشہور شاعر کی حکایت ... کی کتابوں میں ... لکھی ہے ... نے اپنی عمر بھر سب ...

تو اس نے جواب دیا کہ ... اس کی ... ایک ... عورت ... بیٹھے ... پانی کے ... جائے ... رات گئے ... کا لطف اٹھایا ... اور صبح نے ... ایک ... کی کمائی ہے ... حقیقت ... پریشان تھا ... بڑے گناہوں ... ہندوستانی مسلمان عورتوں کا حال ... کرتے ہیں ... عورت کے ... جہیز بیچ کے ... سسرال کی ... ہیں ... ہوتے ہیں ... بڑھاتے ہیں اور ... سسر کے ... ہیں۔ ... اور ...

خوشحال ہو کر ظلم سہتے ہیں۔ مگر ایک قیامت سب سے
بڑی یہ ہے کہ تعلیم و تربیت آپ ان کی بہت اچھی کر دیں لیکن
کوئی ان سے بیاہ کرنے کو تیار نہیں ہوتا [illegible]
[illegible] تنگ خیالی [illegible] ایک [illegible]
تعلیم یا اعتبار [illegible] ہے۔ ہمیں نہیں معلوم [illegible]
صاحب [illegible] انگلی اٹھاتے ہیں خود
تو بھی کسی مجہول النسب کی اولاد ہیں اور تمام
سسرال کا نسب ان کے نزدیک [illegible]
ہے۔ جو [illegible] ماں باپ کی [illegible] کسی وقت نہیں
[illegible] اس غریب کا دل جلے یا وہ رو دے
بیٹھے۔ مرزا۔ یہ میدان خالی ہے تم چاہو تو ان
بیچاریوں کی اصلاح کر سکتے ہو۔ عرب میں [illegible]
دنیا کی [illegible] تحت رکھے [illegible] شہادت نہ
دے سکے اصلی [illegible] اچھی طرح گھر کے [illegible] جب
کی جاتی تھی تم کوشش کرو تو یہ قانون بنوانا
کوئی بڑی بات نہیں۔ ہم جو لوگ بیچاریوں سے
[illegible] کا عیب لگاتے ہیں اگر [illegible]
قدم باہر نکالے تو غریب پر کتنے عیب تھوپ جائینگے

تاریخ راجگان ہند
وقائع راجستان

ہمدم بک ایجنسی [illegible]
[illegible]

قیمت صرف [illegible]

المشتہر
منیجر ہمدم بک ایجنسی لکھنؤ

[illegible] قدر کرو۔ تمہاری تحریروں پر چلنے کا نتیجہ یہ ہوگا
کہ بہت سی بیٹیاں مفت بدنام اور رسوا ہو گئی۔ کرتے کم
ایک نسل تو اچھی طرح بدنام ہو جائے گی ہو گئے
چل سکے ممکن ہے کہ سامنے [illegible]

مرزا۔ ہر کام عقل کی رہنمائی سے ہوا چاہیے
تم نے غلط نہیں بتایا صرف [illegible]
عربی دستوروں کا توڑنا آسان ہے مجھے پوری
معلوم ہے کہ [illegible] عربی دستور توڑنے کی
قدرت رکھتے ہیں۔ تم نے جو عقل دی ہے وہ پوری
ہو سکتی ہے پھر تم لکھتے ہو کہ ہماری تیاریاں [illegible]
ہو چکی ہیں ایک کتاب نہیں بلکہ بہت سی کتابیں
شائع ہو گی انشاءاللہ [illegible]
ہند سے [illegible] کے استعمال کے لئے ایک مستقل
ہفتہ وار اردو اخبار بہت جلد نکلے گا۔ جسکے تحریری کام
آپ کے قلم کے نمونے کے لئے انشاءاللہ وقت
کر دیے جائینگے۔ بیکار ہے اب تک جن لوگوں نے
تمہارے [illegible] نہیں انہوں نے یہی کہا کہ
مرزا خواہ مخواہ [illegible] ہیں۔ [illegible] ہیں
برائے شگون [illegible] …… یہ ارادہ ہیں۔ ان سے
پھر کسی کا کیا بگڑے گا۔

مرزا۔ تم نے نہ جانے کیا سمجھ کے لکھا کہ آپکے
ہم [illegible] کو شبہ ہے کہ مسلمان اس سنت پر عمل
کریں کہ بچوں سے بڈھوں کی شادی ہو اور چار
ہی بیبیاں ضروری کی جائیں" اور [illegible] تم جوتیوں
سمیت گھروں میں بیٹھے جاتے ہو ہمیں نے یہ
کب کہا۔ [illegible]
لڑکیوں سے شادیاں رچاتے ہیں۔ کسی شریعت نے
نکاح کا سن مقرر نہیں کیا۔ بچپنے سے نکاح نہیں
ٹوٹتا۔ نکاح [illegible]
نہیں۔ [illegible]
رہیں [illegible] بیبیاں تو جہاں قانون بن گئے ہیں
ایک کے ہوتے دوسری [illegible]
ہے وہاں بھی لوگ باز نہیں رہتے۔ تمہارے
مزاج کو دیکھ کے کوئی حلال چیز حرام نہیں ہو سکتی
تمام دنیا کی عورتیں سنت کے نام سے جلتی ہیں

اگر وہ اس قانون کو توڑ سکتیں تو کیوں یہ آج کل کی
رہتا۔ یہ وہی قانون ہے جس کی بدولت آج تم ہندوستان
کے قدیم باشندوں کے مقابلہ میں برابر کا حق مانگنے
کے قابل ہو۔ جو ایک [illegible] مسلمان [illegible]
تو تمہاری آبادی اس ساٹھ سو برس کے زمانے
میں پارسیوں کے شمار سے زیادہ ہوتی۔ تمدنی تاریخ
اٹھا کر دیکھو باہر کتنے آدمیوں سے ہندوستان
آیا اور [illegible] کے زمانے میں کتنے مسلمان ہندوستان
بھر میں تھے۔ تم کہو گے کہ آبادی تبلیغ نے بڑھائی۔
یہ غلط ہے عرب کی نسل سے شیخ اور سید ہیں تو مسلم
کو شیخ یا سید نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ نسل کا نام ہے
ہندوستان میں شیخ اور سید کی تعداد تمام دوسری
مسلمان قوموں سے زیادہ ہے اور یہ [illegible] کا
[illegible] بنانے کی برکت ہے۔ خیر جیسی ہوگا۔ ابھی ہے
ان بحثوں کو میں چھیڑنا نہیں چاہتی۔ مجھے تمہارے
اس منطقی دعوے کی دلیل درکار ہے کہ اگر آپکے
اور دوسرے [illegible] نے ہماری بات نہ مانی تو اندیشہ
ہے کہ یورپ کی [illegible] بدنام ہو جائے گی؟ کیا اب
[illegible]
سینہ [illegible] کا نتیجہ ہو کر [illegible]
اے اس [illegible] سمجھ کے میں قربان۔ [illegible]
معلوم ہو گیا کہ تمہاری کتاب میں کس منطق سے
کام لیا گیا ہے اور اخبار میں کیا ہوگا۔

راقمہ [illegible]

گالیاں

سننے کا شوق ہو تو اس [illegible] عالم کتاب
[illegible] حصوں میں ترجمہ ہو گیا ہے [illegible]
[illegible] ایک مقدمہ لگا ہے
جس کی پبلک نے بہت تعریف کی ہے۔ اگر آپ کو
گالیاں سننے کا شوق ہو تو ضرور منگا لیجیے۔

قیمت صرف [illegible]
منیجر حقیقت بک ایجنسی لکھنؤ

پھلجھڑی - جو نصیبن نے چغتائی صاحب کے خلاف چھوڑ دیا۔ وہ نرالی ہی ہے کہ بس اب نرالا دیکھ لیجئے کہ اگر ایک قیمتی چغتائی صاحب کی مشہور کتاب بے حجابی شائع ہوئی تو اس وقت شاید پھر لڑا اٹھائیں۔ وہ بے نقاب بیگم کی نسبت کرتی تھیں سچ پوچھو تو یہ مسٹر چغتائی ہیں کہ نصیبن بے نقاب بیگم کی نسبت کرتی تھی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ چغتائی صاحب کی ہار ہو گئی۔ سچ پوچھو تو نصیبن جیتیں چغتائی صاحب ابھی تک ہارے ہوؤں میں ہیں۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ علاوہ چغتائی صاحب غلط راستہ پر ہونے کے نصیبن کو شکست ہوئی۔ کیا معنی کہ اب پردہ رہ نہیں سکتا۔ ایک معمولی کپڑے یا لکڑی کے جالے کی حقیقت ہی کیا ہے جو مشتعل کے بلا کی آزادی کا مقابلہ کر سکے۔ زبانیں کھینچی چلی رہی ہیں۔ کوئی صاحب اقتصادی مسئلوں سے کمانے والا جوڑا اور کمانے والی بیٹی پیدا کرنا چاہتے ہیں اور تیر اس پاک کمائی کے بے پردہ گوشوں سے دیکھیے ہوئے کے افسوس میں مبتلا ہیں۔ کوئی بزرگ پیشِ نظر اصلاح کی بنیاد کے بے پردے کو پیالہ سمجھتے ہیں کوئی صاحب معاشرت کی ہموارگی کا رونا روتے ہیں۔ کوئی منچلے بے سواد خرچ کو پردے اور حجاب کا مانع خیال کرتا ہے۔ ان سب کو پردے سے بازی لیجانا ہے جہاں اس نازک حوصلہ پر وہ کب برقرار رہ سکتا ہو۔ یہ سب ہی غرض کے عاشق ہیں۔ عشاق سے زیادہ نقاب کا دشمن کون ہوگا۔ کیا شاعر کہتا ہے

بے حجابانہ وہ آئیں تو سرکار شاہ ہے
کہ جس سے نسبت بجز طرز و رفتار

دوسرا کہتا ہے

تمہارے پاس ہم ہوں گے
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

یہ پرانے زمانے کے شاعر ہیں ان میں سے کوئی خود دوربین کے عورتوں کے متعلق خصوصیات کا اظہار کرتا ہے کوئی … ذات کو عورت کا … دوسرے مخاطب ہوتا ہے … بیان کرتا ہے۔ بلکہ ایک ہی شاعر کبھی مردوں کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہے کبھی عورتوں کے جذبات کی بے حیائی اور بے حجابی جہاں کہیں عشق کی نسبت دکھی ہے وہاں شاعر عورت کا وکیل مطلق ہے۔ شرم حجاب اور کمینی کے اوصاف جہاں نظر پڑے گئے ہیں وہاں شاعر مردانے خیالات کا ترجمان ہے۔ زمانے کا یہی کروٹ بدلنا ثابت کرتا ہے کہ جو پہلے خلوت میں ہوتا تھا وہ اب بھری محفل میں ہے خواہ عاشق ہو یا معشوق۔ اصلاح معاشرت کی غرض سے کوئی صحیح العمل ساتھی انگلستان کی طرح یہاں مرتب ہو رہا نہیں ہے جو علاوہ پاکدامن عورتوں کو بری نگاہ سے دیکھنے پر سرزنش کرے۔ یا بیوہ عورت کے دوسرے نکاح پر نام رکھنے والوں کو تنبیہ کرے … اس فیشن کی اصلاح کے متعلق بھی کوئی … اگر وہ معدوم نہیں ہے جو غیر ضروری کے اظہار کے علاوہ قانون حیا و شرم کو پرخاک میں ملا رکھے … اکثر نہیں رہتا … بیٹی ہی ہیں۔ ایک چھوٹے سے کا خیال نقاب بھی شمع پر ڈال لیتی ہیں جسکی باریکی پر پردہ … حکومت قربان اور جسکی جگہیں … پر کھیل … اگر … نے اور اس نقاب میں تھوڑی سی ترمیم کر دیا جائے تو ممکن ہے کہ یہ غیری پردے کا منہ چڑھا سکیں۔ لہٰذا نئی پود اور پرانی کورٹ جماعت میں عنقریب ایک ایسی جنگ چھڑنے والی ہے جو ملک کی لڑائی سے بھی زیادہ صفائی دکھائے گی یعنی وہ فریق جھگڑنے والا ہے کہ … پاپ والے تیروں اور مقبل پا حسین کے … وارث رکھنے والی بیوہ لڑکیوں کی تعداد بڑھیگی اور ہر قسم میں بٹ جائے گی۔ ہندوستان نہ ہوا کابل ہے کہ بادشاہ سلامت کے مگر کا ایک … خراب … نقاب کے پیچے … اور اس نقاب کشائی سے اگر کوئی فتنہ برپا ہو تو ایک مگر اور … جائے کابل میں ایک قوم ہندوستان میں … نصیبن کا یہ اشارہ ہو آنکھ کے … کی … ہے کہ … جب پہلے بیچ پر … عورتوں کے … کوئی فرق … کرتا ہے … عورتوں کو بازار … ہے۔ جب زن و مرد کی خواہش یکساں ہو تو بیچاری نصیبن اپنا دل بہکار جانے کے سوا کر ہی کیا سکتی ہیں البتہ صاحبان حیا و غیرت اور زمانہ شناس لوگوں سے اتنی امید رکھنی بیجا نہیں ہے کہ وہ مسٹر چغتائی … جلد باز … زمانہ نیرنگ کی بیباکیوں کو احتیاط حرم اور اعتدال کے دائرہ میں لانے کی سعی فرمائیں۔ … ایک عالم میں سب ننگے نظر آئیں گے

یا قسمت یا نصیب …

"چپت"

یہ عنوان لکھتے ہیں تو شرم آتی مگر جب ادا ہی ہو چکا کیجیے ایک صاحب نے اس نام کا ایک ہفتہ وار پرچہ جاری ہی کر دیا۔ مولانا پنچ نے "سادہ دیانہ" کے ذیل میں … پہلے ہی فرما دیا تھا کہ جب کسی اخبار کا نام "سادہ دیانہ" ہو سکتا ہے تو اصل چپت … نام رکھنے میں خرابی کیا ہے۔ مزا یہ ہے کہ چپت بزعم خود "سادہ دیانہ" کا جواب ہے۔ سر نامہ پر ایک عربی عبارت ہے "اکثر شیء کذا الشیطان" ترجمہ یوں کیا ہے کہ شوکت اور طاقت شیطانی کو نیچا کرو۔ مگر ایڈیٹر صاحب شاید بھول گئے شیطان کہیں چپت سے ڈرتا ہے؟ "لاحول ولا قوۃ" سے … تو خدا اسکی رعایا کی … خواب میں بھی آتا ہے تو سونے والے کو … بیداری کے بعد … اپنے ہی ہاتھ میں ہوتی ہے اور … انگلیوں کے نشان گالوں پر۔ ان غلط ایڈیٹر صاحب کی یہ دعا قبول کرے کہ … اس مصیبت سے بچا کر … چپت غیر مستحق کی گردن کی … نہ کرے۔



عیسیٰ سے کہہ دو اپنے گدھوں کو سنبھال لیں

"بات کا جواب تو ہے لات کا جواب نہیں پھر لات بھی کس کی؟ او گدھے! او گدھے!! اے گدھے!!!"

حضرت چاچت اپنی نظم میں فرماتے ہیں ؎

اللہ اللہ کس قدر دلچسپ ہے خاندان چپت
ہے دہ بالا روس کا عارض ایک سیلا چپت

عارض کے لیے تجویز خصوصی ہے اور صل بلا چپت کیلئے

چپت یا. یہ اعتراض ہوتا ہے لکھنؤ کے ایک بازاری

شاعر نے سر پر شاعروں کی غزل میں یہ شعر پڑھا ؎

چپت یوں غیر کی گردن پہ ماری
ورم سے ہو گئی تیشا ر گردن

دوسرے ظریف شاعر صاحب بولے کہ کیا

صاحبزادے بازاری آدمیوں کی صحبت میں رہ کر

بھی تمہیں ٹیپ اور چپت کا فرق نہ معلوم ہوا ہم

تو اس مبتذل طریقہ کو پسند نہیں کرتے ورنہ یوں کہتے

؎ جڑی یوں غیر کی گدی پہ ایک ٹیپ
ورم سے ہو گئی تیشا ر گردن۔

گویا حضرت چاچت حفظ اللہ نادر دیکھا سمیں کہ جس

کی طبع نادر چپت خود ہی کاشف حال و طالب

دلچسپ ہے۔

محل چپت یعنی مقام اشاعت دار السلطنت دہلی

ہے اور مقام نزول چپت جمل خود سر سرمایہ دارانِ

دستبردار برطانیہ و یا فرخ والیان ریاست کے

علاوہ ان غریب اخبار نویسوں کی کھوپڑی ہے

جو کسی جماعت کے آرگن ہیں یا کسی سرمایہ دار کے

رہین منت ہیں یا امیروں کی خاطر سے غریبوں کی

جیب یا سہلاتے ہیں یا ریاستوں کے وظیفہ خوار ہیں۔

دیکھیے اس قطعہ واستاک بازار کے زمانہ میں

چپتوں کی بارش کیا کرتی ہے؟ اگر مذکورۃ الصدر

جماعتیں کا ذکر کا ایک ایک نقصان اصل سے کے

سر پر چپت لیں تو اچھا ہے۔

چپت کی ایک دہکی سی اور جیز امریکہ کے لکھنؤ میں

کے پاس پہنچ یہ ہی ہے اور طاقت دہلی پہنچ تو

پھونک کے کراری جڑی ہے اس ال پارٹیز کانفرنس

پر بھی وہ ایک ہاتھ جما دیے ہیں۔ مسٹر شکن ملوک

(دھر تیہ کا سر پیچنے کے قابل ہیں) تھا نیز شوکت علی

کے سر پر آ مر کا خاشہ نہ ہوچکا۔ لزنک کے گمنام

صاحبزادے چیتھڑے کی لدو میں ہیں۔ لزنک کے

سپاہی و اور دہلی کا ریاست اخبار بھی صرف

چشم نالی کی لذت سے بہرہ یاب ہوا ہے بعض

خطرائے سیاب وش ساغر کش کا بھی اسی طرح کر لیا

ہے۔ ہیں یوں سمجھیے کہ گنتہ ہونے میں ایک پیچ کی

کسر رہ گئی۔

خدا نخواستہ ہم رسالوں اور صحیفوں کے خلاف

کے قائل نہیں ہو رہے اور ایڈیٹر حضرت شیخ خلیل الرحمن صاحب

آزاد اور حافظ کے اصل مقصد یعنی اصلاح قوم اور سیاسیات

دہلی سے مخالفت کریں۔ مقام ایک صلح کا اصل کرتب

ہے بشرطیکہ وہ خود شعر کی کمال نہ پہنچے جو طرز

تحریر کے بارے میں ہم مشورہ دیتے ہیں کہ بدل دیں

تو اچھا ہے۔

بعض نامہ نویس اپنا نام ظریفوں کی فہرست میں

لکھوانا چاہتے ہیں انکے سیکڑوں مضمون ہمارے

پاس آئے اور ان میں سے دو چار مضمون انتخاب کیا

جس پر مطلب ادب ہے ہم نے چاہا کہ بھی اودھ پنچ

میں چھپیں۔ کی خبر بڑھ کے بارگ پہنچے ہیں وہ حق

بارہ مضمون بھیجیں گے ایڈیٹر صاحب انکے مضمون

کی اشاعت میں احتیاط سے کام لیں اور ساتھ اس

دعوے پر قطعاً اعتماد نہ کریں کہ بندہ اودھ پنچ کا

نامہ نگار ہے اگر کسی فرد کے ذاتی افعال سے

بحث نا گزیر ہو تو ان افعال میں سے بعض اُسی

فعل کا تذکرہ فرمائیں جس کا بلا اظہار عوام کے دین

یا اخلاق پر ہونے والا ہے۔ بہرحال ریاست کا چندہ

سالانہ تین روپیہ قیمت ہے لکھائی چھپائی کا مذاق ہے

راقم

خاکسار داد بار الفن

منہ ل خدا - خدا ل منہ

طویلے کی بلا

وہ جو کبھی یورپ کے گرد گھڑی رہے اور

چلے ہو گئے فکر۔ اِدھر رشید کے دربار میں اکثر

گھوڑی کی ہوئی تھی اس کا انجام برابر بینگ پر تھا

ایک صاحب بہادر کا سفیر ہے آپ تو خیر

دیکھتے ہیں کہ اسکے بھروسہ ہو گئے ظریف نے پوچھا کیا

ہے؟ کہنے لگے روح القدس ہے۔ دربار بھی مسکرا کے مگر

سفیر صاحب کے چہرے پر ہوائیاں اڑ کے ایک رنگ آتا

تھا ایک جاتا تھا انھوں نے اپنی سلطنت کے ساتھ

بھی دھڑکتے ہوئے دل کا تذکرہ یوں کھول کے کہا

کہ ایسی زبردست طاقت سے مقابلے کا ارادہ رکھتا

ہے جسکے قبضے میں روح القدس ہو۔ یہ اصطلاح

حال یہ تھا عربوں کا اور جالت۔ گزشتہ جنگ

یورپ کے زمانے میں ایک افغانی جو گنگ کے

سوداگر نے کسی گورے سے طلائی بالکل قیمت جیبی

گھڑی چھین لی۔ سمجھے تھے کہ سونے کی ڈبیا ہے

اسمیں سے ٹک ٹک کی آواز جو آئی تو گھبرائے

ڈھکنا کھولا سکنڈ کی سوئی بھٹکتے دیکھی اندیشہ ہوا

کہ یہ کوئی جاندار چیز اس فرنگی نے بنائی ہے

گھڑی دھڑ سے زمین پر پٹکی۔ وہ بھاگ کے کہیں

چوٹ نہ کر بیٹھے۔ سوداگر کو پیچھے تھے قرار کیونکر آتا۔

بڑا سا پتھر اٹھا کے اس ننھے بچھو کا سر کچلیں جو اس

سونے کی ڈبیا میں بند ہے۔ غرض گھڑی چکنا چور

ہو کر بچھو مر گیا۔ یہ ہے مسلمانوں کا دور ترقی۔

ترقی کرنے والی قومیں اپنی خصوصیات کبھی ترک

نہیں کرتیں انہیں بحال خود باقی رکھتی ہیں البتہ

اگر کسی دوسری قوم کی کوئی بھلی بات دیکھی تو اس سے

فائدہ اٹھانے کی سعی کرتی ہیں۔ ایک انگریز زچہ

میں بھی اگر رہ جاتا ہے تو وہی صاحبیت رہتی ہے

وہی وضع وہی طرز میں اور ہندوستان میں بھی انکی

مستثنیات قابل توجہ نہیں لہذا اگر مسٹر اول اعظم کے

جواہر لعل گشتر جنہیں عربی داں ہونے کی وجہ سے

ترک موری اجمل کہا کرتے تھے قالین پر بیٹھ کے

دانہ نہ نتبا کر دانے کے بجائے کا دو سیر پیار کرتے

بیچارے گھر پر سامنے رکھا رہتا تھا یا سٹر نیک

جو انیل گشتر کنا ڈکی جو گر شیہ ٹوپی اتار سکے

بیچنے والی کا سر سا کیا ہو اور ال کند سے پر ڈالے

لعاب کی ڈال کا پایک سرا اور پچالیں کا پیدا

پاجامہ پہنے منہ میں سفید پانوں کی گلوری دابے

تھنوں کے جو کے پیچھے نظر آتے تھے تو چادر اور ہی کو دور نہیں ہوتا۔ مسلمانوں میں اپنی خصوصیات کی پابندی کا مرض اسی وقت تک ہے جب تک ان کی طاقت نہیں آئی۔ اور جہاں خصوصیت ان کے دل سے اور آنکھوں سے اوجھل ہوئے اور ترقی کا گھر واسع ہوا ہو گا ہنس کے چال کی نقل میں کلوی کھینچے۔

آج ہر ملکوں اسلامی سلطنتوں میں ایک تین خود مختار ملک ہیں۔ ترکی، وہ پہلے تھے ترک پیچھے تھے رہے۔ چین اب ہو گئے [illegible] سائنس و ترک [illegible] اسلامی [illegible] بھی ترک۔ نکاح بیاہ کے صیغے بھی ترک۔ عربی میں نماز بھی ترک۔ [illegible] قرآن بھی ترک۔ اسلامی [illegible] پوشاک بھی ترک۔ اسلام علیکم بھی ترک۔ پردہ بھی ترک۔ [illegible] بھی ترک۔ تعدد ازدواج بھی ترک۔ اسلامی [illegible] ایران صاحب آغا [illegible] دوست [illegible] ہر ترک [illegible] اسلامی [illegible] گھنٹی [illegible] دوست آغا [illegible] نیست۔ نے میز دگر [illegible] جاہا۔ افغانستان [illegible] کابل [illegible] مغل [illegible] گر خان صاحب [illegible] اور [illegible] اسلامی [illegible] پتلون [illegible] فرنگی بن گئے [illegible] نہ پہچان سکے۔

ایسی حالت میں اگر ایک پرانے خیال کے غریب سردار نے افغانی پارلیمنٹ کی بھری محفل میں [illegible] افغانستان کی تعلیمی [illegible] اس شخص کی تقریر کا خلاصہ [illegible] بزبان خاص عرض کیا جاتا ہے

نوشتہ باز سیہ بر سفید
[illegible] فروا امید

حضور نے جو آپ کی طاقت سے [illegible] مسلمان [illegible]

گر اسلام میں شہیدوں کی تعداد کچھ کم نہیں ہے جنھوں نے یہی بات کہہ کے اپنی گردن کٹوا دی کچھ پروا نہیں ہے

مژدہ اس سید دو جہاں گفتہ کہ با تیغ و کفن
بدر حاکم جابر و فرعون زماں رفتیم

حضرت آپ ہی فرمائیے کہ بے حیا یورپ کی عورتوں کو اصل حیا و غیرت یہاں آ کے حاصل کرنے چاہئیں مگر آپ ہماری باحیا عورتوں کو بے غیرتی سکھانے کے لیے یورپ بھیج رہے ہیں۔ آپ مذہب مذہب پکارتے ہیں مگر معاذ اللہ کیا مذہب کا آپ کو ایسی ہی [illegible] کی ضرورت ہے جہاں یہاں کوئی مدرسہ نہیں کھولتے [illegible] مار ماری پھریں۔

آپ نے جھوٹ موٹ کی ایک پارلیمنٹ بنائی ہے مگر اس کے ارکان وہی ہیں جو آپ کے بنائے ہوئے آپ کے کاسہ لیس [illegible] آپ بے خوف ہو کے اسلامی رواج کی گردن [illegible] سکتے بنتے ہیں آپ مذہب [illegible] جن کے نزدیک آزادی ایک ضروری جزو تہذیب ہے مگر [illegible] کے اخبار کا خدا آپ کے [illegible] خاص میں کیا مجال جو آپ کے خلاف منہ کھول سکیں۔ ......؟

روایت ہے کہ اس سردار نے [illegible] ایسے کئے ہے کہ حضرت گھبرا گئے کہنے لگے بھائی تم ٹھیک کہتے ہو مگر تمہیں کسی نے بہکایا ہے۔ ارے محمد عثمان خان رسالی گورنر قندھار کہاں گیا [illegible] بھولی بھالی رعایا کو بہکاتے ہیں۔

لیجیے حضرت۔ اب تو کوئی [illegible] صاحب [illegible] وہ آزاد خیال نہیں ہیں۔ [illegible] جو شخص ایک [illegible] آزاد [illegible] وہ آزاد نہیں ہے [illegible] ہم اور آپ ہیں۔ [illegible] ہے کہ ایک صاحب [illegible] تھے کسی نے کہا جناب میں نے سنا ہے آپ [illegible] کہتے ہیں۔ بھلا [illegible] ......؟

نہ ہے یہ [illegible] وہ دوسرا
ہے یہ ساتھین جی کی [illegible]

[illegible] صاحب [illegible] کمیشن [illegible] منتخب ہوئے [illegible] رپورٹ [illegible] جب تک رپورٹ [illegible] سائنس [illegible] پیش [illegible] وقت تک [illegible] جا [illegible] رپورٹ کی [illegible] کو [illegible] کسی [illegible] رپورٹ [illegible] اس انقلاب [illegible] کی [illegible] موجود ہیں۔ مسلمان ہیں۔ رپورٹ کے [illegible] ہونے کی حیثیت سے [illegible] صفات [illegible] جناب [illegible] شوق رکھتے ہیں [illegible] کے قائل ہیں۔ اگرچہ [illegible] ترقی ہو [illegible] جاتے ہیں۔

دوسرے [illegible] تفصیل [illegible] آپ [illegible]

[illegible]

ایک [illegible]

[illegible]

خوشخبری علاج!! خوشخبری علاج!! خوشخبری علاج!!!

غذا ئے روحانی

معدن النغمات

لیجئے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے اساتذہ فن کے علم سینہ کو علم سفینہ بنایا ہے

لیجئے

تان سین کے عہد سے لے کے تاحال تک صدہا اساتذہ فن کی گائی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگون کی دھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہین [illegible] اسیطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جیسے کہ استاد خود تعلیم دیتا [illegible] سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر [illegible] آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادون کا سرمایہ [illegible] قیمت [illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ — محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔